بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوٰۃ کی رقم سے فقیرِ شرعی کو موبائل پیکج کروادینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا زکوۃ کی ادائیگی کے لئے کسی فقیر شرعی کو موبائل پیکج لگا کر دے سکتے ہیں؟

جواب

زکوۃ کی ادائیگی کے لئے کسی فقیر شرعی کو موبائل پیکج لگا کر دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوۃ فقیر شرعی کو مال کی تملیک کر دینے کا نام ہے اور موبائل پیکج لگا کر دینے میں تملیک مال نہیں پائی جاتی کہ اس صورت میں رقم کی تملیک تو موبائل کمپنی کو ہوتی ہے، فقیر شرعی کو فقط منفعت (یعنی دوسرے سے رابطہ کرسکنے) کا اختیار حاصل ہوتا ہے جو کہ زکوۃ کی ادائیگی کے لئے کافی نہیں۔

زکوۃ کی تعریف بیان کرتے ہوئے علامہ شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات 1069ھ) فرماتے ہیں: ”الزکوۃ ھي تملیك مال مخصوص لشخص مخصوص“ ترجمہ: زکوۃ شخص مخصوص کو مال مخصوص کا مالک بنا دینے کا نام ہے۔ (مراق الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الزکوۃ، صفحہ 271، المکتبۃ العصریۃ)

اس کے تحت حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”وأخرج بالتملیك الإباحة فلا تكفي فیھا فلو أطعم یتیما ناویا به الزكاة لا تجزیه إلا إذا دفع إلیه المطعوم وخرج بالمال المنفعة فلو أسكن فقیرا داره سنة ناویا للزكاة لا یجزیه (ملتقطاً)“ ترجمہ: تملیک کی قید نے اباحت کو تعریف سے خارج کردیا کیونکہ اباحت زکوۃ کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں، لہذا اگر یتیم کو زکوۃ کی نیت سے کھانا کھلایا تو کافی نہ ہوگا البتہ اگر کھانا اس کو دے دیا (تو کافی ہے)۔ اور مال کی قید سے منفعت خارج ہوگئی، لہذا اگر کسی فقیر کو اپنے گھر میں زکوۃ کی نیت سے رہنے دیا تو یہ ادائیگی زکوۃ کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔ (حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الإیضاح، کتاب الزکاۃ، جلد 1، صفحہ 714، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالی فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”یتیم خانہ کی خریداری میں روپیہ لگا دینے سے زکوۃ ہرگز ادا نہ ہوگی لانہ ان کان وقفا والزکوۃ تملیک فلا یجتمعان (کیونکہ یتیم خانہ اگر وقف ہے اور زکوۃ میں تملیک ہوتی ہے، لہذا ان دونوں کا اجتماع نہیں ہوسکتا۔) نہ کسی غنی کو صرف مقدمہ کے لیے دینے سے ادا ہوسکے اگرچہ وہ مقدمہ مذہبی دینی ہو فان الغنی لیس بمصرف (کیونکہ زکوۃ کا مصرف نہیں ہے۔) **نہ کسی فقیر نہ مسکین کے دینی خواہ دنیوی مقدمہ میں وکیلوں، مختاروں کو دینے یا اور خرچوں میں اٹھانے سے ادا ممکن، جب فقیر کو دے کر اُس کے قبضے کے بعد اُس سے لے کر صرف نہ کیا جائے** فان الصدقۃ لا تحصل الا بتملیک مصرفھا ولا

تتم الا بقبضۃ (کیونکہ صدقہ تب ادا ہوگا جب کسی مصرف کو مالک بنایا جائے گا اور تملیک کا اتمام قبضہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔) (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 266-267، رضا اکیڈمی، ممبئی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : NRL-0508

تاریخ اجراء : 07 ذو القعدہ 1447ھ/24 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net